احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ
جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۵ | جمعرات ۲۸- شعبان ۱۴۱۴ھ ' ۱۰- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش ' ۱۰- فروری ۱۹۹۴ء

راہ خدا میں جان قربان کرنے والے

مکرم احمد نصراللہ صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

ربوہ - ۸- فروری- عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے نواسے مکرم احمد نصراللہ صاحب کو آج شام پونے آٹھ بجے عام قبرستان نمبر ا میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ان کو ہفتہ ۵- فروری کے روز نامعلوم حملہ آوروں نے سر پر آہنی راڈ مار کر ہلاک کردیا تھا۔

لاہور میں ان کا جنازہ امیر صاحب ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کی کوٹھی واقع خورشید عالم روڈ پر دن کے ۲ بجے ادا کیا گیا۔ جس میں لاہور کے احمدی احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعض غیر احمدی شرفاء بھی جنازے میں شامل ہوئے۔ نماز جنازہ محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب نے خود پڑھائی۔

ڈھائی بجے کے قریب جنازہ کاروں کے ایک لمبے جلوس کی شکل میں ربوہ کے لئے

باقی صفحہ ۸ پر

میں ان ہزاروں احمدیوں میں سے ایک ہوں جو ایک پیسہ لئے بغیر جماعت کا کام کرتے ہیں

کورین اور جاپانی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اچھی آواز میں ریکارڈ کرواکر بھیجیں

احمدیہ ٹیلی ویژن پر یکم فروری ۱۹۹۴ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بین الاقوامی مجلس سوال و جواب

(ان ارشادات کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

لندن یکم فروری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ٹیلی ویژن پر پاکستانی وقت کے مطابق آج رات آٹھ بج کر پندرہ منٹ کے قریب تشریف لائے اور سلام کے بعد سب سے پہلے جرمنی میں مقیم ایک معمر رفیق حضرت بانی سلسلہ محترم شیخ مسعود الرحمٰن صاحب کے بارے میں دعا کی تحریک فرمائی۔

کوریا میں احمدیت

آپ نے اس کے بعد جنوبی کوریا کی جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہاں پر جماعت احمدیہ کا قیام باقاعدہ مربی کے ذریعہ نہیں ہوا۔ یہاں پر ایک احمدی مکرم اطہر محمود صاحب گئے اور انہوں نے جماعت قائم کی۔ اور طے کیا کہ وہ اپنے خرچ پر جماعت کو یہاں قائم رکھیں گے۔ اور کیسے بھی حالات ہوں یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کوریا سے یہ خوش خبری ملی ہے کہ وہاں پر سات کورین افراد نے احمدیت قبول کی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں سے کورین زبان میں پروگرام تیار کرکے بھجوائے جائیں۔ آپ نے فرمایا جنوبی کوریا ایک امیر ملک ہے۔ یہاں پر دنیا کی سب سے بڑی کمپیوٹر تیار کرنے والی فیکٹری ہے۔ مگر عام لوگوں کی بڑی تعداد عیاشی اور بے حیائی کے کاموں میں ملوث ہے۔ اس ملک میں بہت محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جلدی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اب یہ کورین جماعت کا کام ہے کہ نئے کورین احمدیوں کے ذریعے ایسے دلچسپ پروگرام پیش کریں جن کے ذریعے کورین لوگوں کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا جاسکے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کورین لوگوں کو زندگی کے آداب سکھائیں۔ اور ان کو بتائیں کہ یہ کوئی زندگی نہیں ہے جو تم گذار رہے ہو۔ یہ دولت تمہیں تباہ کردے گی اور تم ترقی کرنے کی بجائے تباہی کا شکار ہو جاؤ گے۔

آپ نے فرمایا قرآن کریم کا کورین زبان میں ترجمہ بڑی دیر سے ہو چکا ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ زیادہ تر عیسائی ہیں اور جو مسلمان ہیں وہ بھی محض نام کے مسلمان ہیں انہیں قرآن کریم سے عملاً کوئی دلچسپی نہیں۔ یہ ترجمہ جو پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا ابھی بچا پڑا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسے اچھے کورین دوست کی ضرورت ہے جو بڑی اچھی آواز میں کورین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ کر اس کی آڈیو ریکارڈنگ ہمیں بھجوائیں اچھے معیاری سٹوڈیو میں ریکارڈنگ کروائی جائے۔ ہم اس کو عربی تلاوت کے ساتھ جوڑ کر نشر کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ کام جلدی کرکے بھجوائیں۔ اور ساتھ ساتھ موزوں وقت بتائیں کہ جب سنجیدگی سے دلچسپی لینے والے کورین یہ پروگرام دیکھ سکیں۔ اس کے علاوہ مزید لٹریچر بھی تیار کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جاپانی زبان میں اچھی طرح بولنے والے جاپانی کی ضرورت ہے۔ اس کی آواز میں بھی اسی طرح ترجمہ ریکارڈ کرکے بھجوایا جائے۔ اور ساتھ ہی موزوں وقت بھی بتایا جائے۔

سوالوں کے جوابات حضرت صاحب نے فرمایا کہ جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا تھا ہفتے میں ۵ دن یہ بین الاقوامی مجلس اردو میں ہوا کرے گی۔ اور ہفتہ اور اتوار کے دو دن یورپ اور امریکہ ممالک کے لئے یہ مجلس انگریزی میں ہوا کرے گی۔

آپ نے فرمایا آج پہلے ایک عراقی عرب دوست کے تین سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے۔ آپ نے انگریزی میں بات شروع کی۔ پہلا سوال اس عراقی دوست کا یہ تھا کہ کیا آپ نے خدا کو دیکھا ہے؟ اور اگر دیکھا ہے تو کیا آپ اس بات کو ثابت کرسکتے ہیں؟ حضرت صاحب نے

باقی صفحہ ۴ پر

مکرم رانا ریاض احمد صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

ربوہ - ۷- فروری- محترم رانا ریاض احمد صاحب کو کل ۶- فروری کو بعد از عشاء ربوہ کے عام قبرستان نمبر ا میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں عشاء کے فرضوں کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ جس کے بعد جنازہ قبرستان عام نمبر ا لے جایا گیا۔ جہاں تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مکرم رانا ریاض احمد صاحب ایک مخلص اور سرگرم احمدی تھے مجلس خدام الاحمدیہ قیادت ٹاؤن شپ میں زعیم 'ناظم' اور ناظم اطفال کے عہدوں پر کام کرچکے ہیں۔ آج کل ناظم اصلاح و ارشاد تھے۔ جماعتی طور پر آپ نے بطور سیکرٹری مال لمبا عرصہ کام

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کراچی علیل ہیں اور آغا خان ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۰ - تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ۱۰ - فروری ۱۹۹۴ء

رتبہ بلند

گذشتہ روز جب ادارۂ الفضل کے کارکنان اسیران راہ مولا ' الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ' پبلشر مکرم آغا سیف اللہ صاحب ' پرنٹر مکرم قاضی منیر احمد صاحب ' ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب اور پبلشر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سے ملاقات کے لئے گئے تو ایک رکن ادارہ نے اس موقع پر ایک بڑا برمحل شعر پڑھا

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

درحقیقت یہ وہی مرتبہ بلند ہے کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کو مخالفوں نے پکڑ لیا اور زبردستی ان کے منہ میں گوبر ٹھونس دیا تو انہوں نے برا منانے یا تھو تھو کرنے کی بجائے آسمان کی طرف منہ بلند کیا اور مستی میں نعرہ لگایا

"اوئے برہانیا! ایہہ نعمتاں کتھے"

یعنی اے برہان الدین! تیری قسمت کتنی بلند ہے کہ اللہ کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا اعزاز تجھے حاصل ہوا ہے۔ خدا کی راہ میں منہ ڈالے گئے گوبر کو نعمت کہنا اسی مرتبہ بلند کی طرف اشارہ ہے جو ہر کسی کا نصیب نہیں ہوا کرتا۔ اور جسے یہ مل جائے اسے گویا دنیا جہان کی سعادتیں مل گئیں۔

الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ۷۸ سال کی عمر میں اللہ کی راہ میں قید و بند کی تکلیفوں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن کمال حوصلہ صبر اور مومنانہ بے نیازی کے ساتھ سب کچھ برداشت کرتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جس محبت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرمایا ہے اور دیگر اسیران کے لئے دعائیں کی ہیں اس نے ان سب کا خون سیروں بڑھا دیا ہے۔ ان میں سے ایک محترم قاضی منیر احمد صاحب ہیں وہ اس سے قبل چار دفعہ اللہ کی راہ میں قید و بند کے مراحل سے گذر چکے ہیں اور ان پر درج شدہ مقدمات کی سنچری بھی پوری ہونے کو ہے۔

یہ سب احمدیت کی تاریخ کے روشن سنگ میل ہیں۔ آنے والی نسلوں کو ہم بتایا کریں گے کہ وہ کیا وقت تھا جب احمدیوں کے ساتھ یہ گذر رہی تھی۔ اور اس وقت احمدیوں کا حوصلہ اور صبر کیسی بلندی پر تھا۔ اور ان کا پیارا امام ہزاروں میل دور بیٹھا بھی ان کے دلوں کی دھڑکنوں میں بستا تھا اور اس کے ذکر سے ہر محفل مہک جاتی تھی۔

پیارے آقا نے لاہور میں احمدیت کی راہ میں جان فدا کرنے والے دو نوجوانوں کے والدین کے ساتھ تعزیت کرنے سے پہلے جو مبارک باد عطا کی ہے وہ بھی ایک انوکھی اور پر لذت مبارک باد ہے۔ اس میں غم کی چاشنی بھی ہے اور مبارک باد کی روحانی لذت بھی۔ اس مبارک باد نے ان غمگین دلوں پر سے غم کا کتنا بڑا پہاڑ اٹھا دیا ہے جن کے جگر گوشے اللہ کی راہ میں جاں وار گئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسی جذب و مستی کے معانی و مفہوم کے تحت یہ خوبصورت شعر کہا تھا۔

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم

کہ اگر یہ اعلان ہو کہ تیرے کوچے میں عشاق کے سر قلم کئے جائیں گے تو سب سے پہلے جو عشق کا نعرۂ مستانہ بلند کرے گا وہ میں ہوں گا۔

یہ عشق و محبت کی لافانی داستان کا ایک حسین باب ہے جو آج کے احمدی اپنے خون سے اور قید و بند کی صعوبتوں سے لکھ رہے ہیں۔ آسمان کا پیارا خدا کن محبت پاش نظروں سے اپنے ان پیارے بندوں کو دیکھ رہا ہو گا یہ نظارہ چشم تصور میں لائیے تو اس دنیا کی ہر نعمت ہیچ ' ہر آرام بے معنی اور ہر سہولت بے کار نظر آتی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جن پر ان کے رب کے پیار کی نظر پڑی۔

اللہ تعالیٰ اس دور ابتلاء میں ہر احمدی کو صبر و ثبات عطا کرے اور صبر کی طاقت کو عظیم قوت میں تبدیل کر دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بے خبر اس سے کہ کیا بیت رہی ہے مجھ پر
چاند آکاش پہ ہنستا رہا حسبِ معمول

آنکھ لگنے سے بھی پہلے کھلی یکدم۔ اور پھر
اک جہاں بنتا بگڑتا رہا حسبِ معمول

بجھ گئی اپنی بنائی ہوئی دنیا کی بساط
فکر افلاک پہ اڑتا رہا حسبِ معمول

عمر کی پُونجی سمٹتی رہی دھیرے دھیرے
وقت تھم تھم کے گذرتا رہا حسبِ معمول

یاد کے سحر میں تھی ایک نرالی لذت
دل ترا نام ہی جپتا رہا حسبِ معمول

رات بھیگی تو لگا بھیگنے دامن اپنا
چشمۂ چشم اُبلتا رہا حسبِ معمول

یاد آنے لگے ایک ایک خدا کے احساں
نُور ہی نُور برستا رہا حسبِ معمول

وہ مری نظروں کا مرکز ہے جہاں بھی جائے
زاویہ ڈِش کا بدلتا رہا حسبِ معمول

امۃ الباری ناصر

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

ماہمہ ہیچ اوست کامل ذات
علم ما چوں شود چو او ہیہات

ہم سب بے حقیقت ہیں اور وہی کامل وجود ہے افسوس ہمارا علم اس کے علم کی طرح کیونکر ہو سکتا ہے۔

ذاتِ بیچوں کہ نام اُوست خدا
کے خیالِ خرد رسد آنجا

وہ بے مثل ذات جس کا نام خدا ہے اس تک عقل کا خیال کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

آنکہ اُو آمدست از برِ یار
او رساند ز دلستاں اسرار

وہ جو خدا کے پاس سے آتا ہے وہی اس دلستان کے راز لوگوں کو پہنچاتا ہے۔

آنچہ مافی الضمیر تُست نہاں
کے چو تو داندش دگر انساں

جو بات تیرے دل میں پوشیدہ ہے اسے دوسرا انسان تیری طرح کیونکر جان سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ان اشعار میں انسان کی کم علمی اور خدا تعالیٰ کے علم کامل کا ذکر فرماتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہم سب انسان بے حقیقت ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہی وجود ایک کامل وجود ہے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ ہمارا علم اس کے علم کی طرح ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے ہر چیز کی کنہ جانتا ہے۔ اس لئے ہر چیز کے متعلق ہر قسم کا اسے علم حاصل ہے لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اپنی ذات کے متعلق بھی بہت کچھ نہیں جانتے۔

حضور فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بے مثل ذات ہے اس جیسا کوئی نہیں۔ اور اگر یہ حقیقت ہے جیسا کہ فی الواقعہ یہ حقیقت ہے تو یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ انسانی عقل اس تک پہنچ سکے۔ یعنی اس کا احاطہ کر سکے۔ اس کی تمام صفات اور اس کی صفات کا ظہور پوری طرح جان اور پہچان سکے۔ صرف وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ یا جسے خدا تعالیٰ علم عطا کرتا ہے ہی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو اس کے رازوں کو انسانوں پر کھولے۔ یعنی انسان کو اپنی عقل پر اعتبار کرنے کی بجائے اس شخص کی طرف رجوع کرنا چاہئے جسے اللہ تعالیٰ علم عطا کرتا ہے اور جس کے متعلق وہ خود کہتا ہے کہ یہ میرا بندہ ہے۔ میں اس کو سب کچھ بتاتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتوں کو وہ آگے انسانوں تک پہنچاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ انسان کے اپنے اندر جو کچھ پوشیدہ ہے جو اس کے دل کے خیالات ہیں جب وہ کوئی دوسرا انسان اسی کی طرح جان نہیں سکتا جب تک اسے بتایا نہ جائے تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے متعلق ساری معلومات حاصل کر لے اور جو بات خدا کے خیال میں ہے یا اس کے دل میں ہے وہ اسے بالکل اسی طرح جان لے جس طرح خدا تعالیٰ ان باتوں کو جانتا ہے

ان اشعار میں حضور فرماتے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے متعلق صرف وہی کچھ جان سکتا ہے جو خدا تعالیٰ خود بیان فرمائے وہ اپنے کسی برگزیدہ کے ذریعے اپنے متعلق انسانوں کو بہت سی باتیں بتاتا ہے جنہیں اس کے راز کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ راز ان برگزیدوں کے علاوہ اور کوئی شخص اس دنیا میں ظاہر نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس بات کو پوری طرح سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں سے خدا تعالیٰ کے متعلق علم حاصل کریں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

انقلاب حقیقی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی تقریر (۱۹۳۷ء) انقلاب حقیقی میں مذہبی تحریکات کے بڑے بڑے دَور کے متعلق فرماتے ہیں:-

اس تمہید کے بعد میں بتاتا ہوں کہ دنیوی تہذیب اور تمدن کے ادوار کے مقابل پر الٰہی تہذیب کے جو دَور گزرے ہیں وہ کیا تھے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ نسل انسانی کے لئے سب سے پہلا دور آدم کا تھا۔ قرآن کریم میں حضرت آدمؑ کی نسبت آتا ہے (جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تو اس میں اسے بنائے گا جو فساد کرے اور خون بہائے) اس سے ظاہر ہے کہ آدم وہ پہلے نبی تھے۔ جنہوں نے تمدن کی بنیاد ڈالی اور نظام کو قائم کیا۔ مگر اس جگہ آدم سے مراد وہ آدم نہیں جن سے نسل انسانی چلی بلکہ وہ آدم مراد ہیں جن سے تمدن کا دور چلا۔ یعنی اس سے پہلے انسان تمدن کے اس مقام تک نہیں پہنچا تھا کہ شریعت کا حامل ہوتا۔ بلکہ ابھی وہ متمدن بھی نہیں تھا اور نہ اس قابل تھا کہ انسان کہلاتا وہ زیادہ سے زیادہ ایک اعلیٰ حیوان کہلانے کا مستحق تھا۔ میں اس بات کا قائل نہیں کہ بندر سے انسان بنا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کو غلط ثابت کر سکتا ہوں۔

مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کی ترقی ارتقاء کے اصول کے مطابق ہوتی ہے۔ اس وقت انسان کی ایسی ہی حالت تھی جیسے بچہ کی ہو۔ اب اگر کوئی چار سالہ بچہ کو کہے کہ تو روزہ رکھ تو اسے ہر شخص پاگل سمجھے گا اسی طرح ابتداء میں انسان کی ایسی حالت تھی وہ ابھی اس مقام تک نہیں پہنچا تھا کہ وہ شریعت کا حامل ہوتا۔

پس ایک زمانہ انسان پر ایسا آیا کہ جب وہ گو انسان ہی کہلاتا تھا۔ مگر ابھی وہ حیات دائمی پانے کا مستحق نہیں تھا۔ جب اس حالت سے اس نے ترقی کی۔ اور اس کا دماغ اس قابل ہو گیا کہ وہ قانون شریعت کا حامل ہو سکے تو پہلا قانون جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا وہ یہ تھا کہ مل کر رہو۔ اور ایک افسر کے ماتحت اپنی زندگی بسر کرو۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا قانون لانے والا سادہ عبادت الٰہی کے علاوہ صرف یہی پیغام لے کر آیا تھا کہ تم عائلی اور تمدنی زندگی اختیار کرو۔ تمہارا ایک حاکم ہونا چاہئے۔ تمہیں اس کی اطاعت کرنی چاہئے تم اپنے مقدمات اس کے پاس لے جاؤ اس سے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرواؤ اور ہر بات قانون کے ماتحت کرو۔ اور وہ پہلا انسان جس نے یہ قانون قائم کیا اس کا نام آدم تھا۔

اور جب اس نقطہ نگاہ سے ہم آدم کو دیکھیں تو وہ تمام اعتراضات حل ہو جاتے ہیں جو اس سے پہلے آدم کے واقعہ پر ہوا کرتے تھے۔ مثلاً یہ جو آتا ہے کہ فرشتوں نے کہا کہ کیا تو اب زمین میں ایک ایسا شخص کھڑا کرنے والا ہے جو فساد کرے گا اور لوگوں کا خون بہائے گا۔ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ فرشتوں کو کیوں کر پتہ لگا کہ آدم کے ذریعے سے خون بہیں گے جبکہ آدم ابھی پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ اس کے کئی جواب دئے جاتے تھے۔ مثلاً یہ کہ چونکہ حاکم فساد کو دور کرنے کے لئے ہوتا ہے فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ضرور کوئی فساد کرنے والے بھی ہوں گے۔ اس وجہ سے انہوں نے یہ سوال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیا۔ کہ کیا فسادی لوگ بھی دنیا میں پیدا کئے جائیں گے کہ جن کو حدود میں رکھنے کے لئے آدم کی پیدائش کی ضرورت ہے۔ بے شک خلیفہ کے لفظ سے یہ استنباط ہو سکتا ہے کہ کوئی مخلوق فساد کرنے والی بھی ہو گی۔ لیکن اگر یہ آدم نسل انسانی کا بھی پہلا فرد تھا۔ تو پھر بھی یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ فساد تو بھی آئندہ زمانہ میں آدم کی اولاد نے کرنا تھا۔ پھر آدم کو خلیفہ کس غرض اور کس کام کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور اگر خلیفہ کا وجود بغیر فساد کے بھی ہو سکتا ہے تو پھر فرشتوں کے اعتراض کی بنیاد کیا تھی۔

غرض اس تشریح سے جو غیر معقول نہیں اس سوال کا جواب نہیں آتا کہ فرشتوں کو اس سوال کا خیال کیوں پیدا ہوا۔ اور یہ معنے اس آیت کے معانی میں سے ایک معنے تو کہلا سکتے ہیں مگر مکمل معنے نہیں کہلا سکتے۔

بعض کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ فرشتوں نے کہا جو قویٰ تو نے آدم میں رکھے ہیں ان کے ماتحت ہمیں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ضرور فساد کرے گا۔ اور لوگوں کو

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۱

فرمایا اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ کیا کسی نے ننگی آنکھ سے خدا کو دیکھا ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی بھی انسان ننگی آنکھ سے خدا کو نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں روح کی آنکھوں سے خدا کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اللہ آنکھوں تک پہنچتا ہے آنکھیں خدا تک نہیں پہنچتیں۔ اللہ تعالیٰ تو لطیف ہے اور ہر چیز کو جانتا ہے۔ اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں تو ہر چیز میں آپ خدا کا جلوہ دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری شان اور وقار کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کی طرح کا اللہ کا کوئی چہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو خوابوں کے ذریعے، بیداری میں عالم کشف کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا میرے بارے میں جو ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایسا ہی ذکر ہے۔ جب ایک انسپکٹر آف سکولز نے جس کا تعلق مغربی دنیا سے ہے یہ پڑھا تو وہ اتنا متاثر ہوا کہ اس نے کہا کہ وہ ویڈیو بنانے کے آلات لے کر آئے گا اور اس بارے میں میرا انٹرویو ریکارڈ کرے گا جو تمام اساتذہ کو دکھایا جائے گا۔ آپ نے رؤیت باری تعالیٰ کے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خدا کو روشنی کی طرح دیکھا۔ ساری دنیا ایک گیند کی شکل میں منتقل ہو کر مجھے دکھائی گئی۔ میں نے دیکھا کہ ساری دنیا ایک لطیف روشنی میں نہا گئی ہے۔ یہ روشنی ایسی تھی جو دیکھی کم جاتی تھی اور محسوس زیادہ کی جاتی تھی۔ میں نے اس روشنی کو دیکھ کر کہا ہمارا اللہ۔ اس پر دنیا کے ایک ایک ایٹم اور مالیکیول نے میری آواز اٹھائی اور ہر ایک نے دوہرایا "ہمارا اللہ" اسطرح سے میں نے خدا کو دیکھا۔ اس کی رحمت کے جلووں کے ساتھ دیکھا کوئی آنکھ خدا کو نہیں دیکھ سکتی خدا خود دلوں تک پہنچتا ہے۔

عراقی دوست کے دوسرے سوال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ عراقی دوست کہتا ہے کہ آپ نے مسیلمہ کذّاب کو کذّاب کیوں نہیں کہا اور آپ اس سے محبت کیوں کرتے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ سب سے بڑا جھوٹ ہے جو میں نے کبھی سنا ہے۔ میں نے ہرگز کبھی بھی ایسا نہیں کہا۔ جس نے ایسی بات کہی ہے وہ تو خود مسیلمہ کذّاب کے نقش قدم پر چلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ یہ بات میرے لئے ناقابل یقین ہی نہیں ناقابل تصور بھی ہے ایسی بات کرنے والا تو شیطان کے قدموں پر چلنے والا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ آپ کا جو دل چاہے کہیں۔ لیکن خدا کے لئے جو کہیں وہ قرآن و سنت کے مطابق کہیں۔ آپ جب بھی احمدیت کے بارے میں کوئی بات کریں یکطرفہ بات سنا کر نہ کریں بلکہ معاملے کا دوسرا رخ بھی سنیں قرآن کریم خاص طور پر متنبہ کرتا ہے کہ فاسق جب بھی کوئی بات کرتا ہے بغیر تحقیق کے کرتا ہے۔ پس جب بھی آپ احمدیت کے بارے میں بات کریں پہلے اس کی تحقیق کر لیا کریں۔ میں یقین ہی نہیں کر سکتا۔ حیران ہوں کہ کیوں کسی نے یہ بات مجھ سے منسوب کی ہے۔

اس عراقی صاحب کا تیسرا سوال بھی ایسی ہی فضولیات پر مشتمل تھا۔ اس نے جو سوال کیا حضرت امام جماعت نے اسے کمال حوصلے اور صبر سے بیان فرمایا۔ اور ہرگز سوال بیان کرنے سے نہیں رکے۔ آپ نے فرمایا ان صاحب نے سوال کیا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ میں تمام وقت جماعت کا کام کرتا ہوں۔ پھر آپ جماعت کو دھوکہ (cheat) کیوں دیتے ہیں۔

آپ نے کمال صبر اور حوصلے سے بغیر اشتعال میں آئے عراقی صاحب کو جواب دیا کہ اگر آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں کوئی تنخواہ وصول کرتا ہوں تو میں یہ بتاتا ہوں کہ میں ان ہزاروں احمدیوں میں سے ایک ہوں جو جماعت کی دن رات خدمت کرتے ہیں اور ایک پیسہ بھی نہیں لیتے۔ ہر احمدی یہ کام کر رہا ہے۔ اور صرف اللہ کے لئے کر رہا ہے۔ جماعت کو تیل کی دولت کا روپیہ نہیں آتا انہی کام کرنے والوں کے ذریعے آتا ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی چند دن قبل میں نے بتایا تھا کہ احمدی خواتین نے ایسی بے مثال قربانی کی ہے کہ اپنا سارے کا سارا زیور اللہ کی راہ میں دے دیا ہے۔ جو بات آپ نے کہی ہے یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور احمدیت کو احمدیت کے لٹریچر سے جاننے کی کوشش کریں۔ اللہ آپ کو ہدایت کی توفیق دے۔

اس عراقی دوست کے سوال ختم ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے اردو میں گفتگو شروع فرمائی اور بعض اور سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا انسان اپنے فوت شدہ بہن بھائیوں سے مل سکتا ہے۔ ان سے باتیں کر سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے یہ بات واضح فرمائی ہے کہ جو رخصت ہو گیا وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے بہت سے اہل علم اس نظریے کے قائل ہیں کہ انسانی روح واپس اس دنیا میں نہیں آ سکتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا اس کے باوجود انسانی تجربہ یہ ہے کہ خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی ایک ایسی روح جو خدا کے پاس جا چکی ہے، آتی ہے اور گفتگو کرتی ہے اور پھر ایسی مثالیں چھوڑ جاتی ہے جس سے پتہ چل جاتا ہے۔ اس کو ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وہ روح نہیں ہوتی بلکہ اس کی تمثیل ہوتی ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ علامتیں کیسے چھوڑ جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تجربہ جب ہوتا ہے تو یہ انسانی نفس کا تجربہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کی عطا ہوتی ہے۔ اللہ جس کو چاہے اس کی محبوب روح سے اس کا تعلق زمین سے جوڑ دیتا ہے یہ ایک ایسا الٰہی مواصلاتی نظام ہے جس کی کنہ کو ہم نہیں جان سکتے۔ مگر یہ ہے ضرور۔ کشف قبور کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ کہ بعض اوقات انسان کسی بزرگ کی قبر پر جاتا ہے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات صاحب قبر سے کروا دیتا ہے۔ سوائے اس کے اور اس کی کوئی تشریح نہیں کی جا سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس ضمن میں اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ ( ) کا ذکر فرمایا۔ کہ والدہ محترمہ کی وفات کے بعد جب میرے والد نے دوسری شادی کی۔ تو الفضل میں اس کا ذکر چھپا ایک خاتون نے دیکھا کہ میری والدہ کھڑی ہیں۔ اور الفضل کا وہ شمارہ میز پر پڑا ہے۔ مگر سامنے وہ صفحہ نہیں ہے جس میں شادی کی خبر چھپی ہے بلکہ کوئی اور صفحہ ہے۔ والدہ صاحبہ نے وہ الفضل دیکھنا شروع کیا اور وہ صفحہ الٹایا جس پر شادی کی خبر چھپی ہے۔ اس کے بعد والدہ غائب ہو گئیں۔ تب انہیں احساس ہوا کہ وہ تو فوت ہو چکی ہیں۔ اور انہوں نے قریب جا کر دیکھا تو الفضل کا وہ صفحہ کھلا پڑا تھا جس پر شادی کی خبر شائع ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اس واقعے کا ہرگز مطلب نہیں ہے کہ والدہ محترمہ اپنے جسم سمیت وہاں آئی تھیں۔ مراد وہی ہے کہ اللہ نے ان کو بتانا تھا کہ جو واقعات یہاں ہوتے ہیں وہ اُس دنیا میں روح کو بتا دیئے جاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا مواصلاتی نظام ہے۔

ایک اور سوال میں کہا گیا تھا کہ جنگ ۲۷۔ جنوری میں ایک شہ سرخی ہے کہ اگر عیسائیت پر مبنی اقتصادی نظام چل رہا ہے تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنا اقتصادی نظام لائیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی مذہبی نظام نہیں ہے۔ یہ سیاسی اقتصادی نظام ہے۔ مذہب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام تو صرف دیانت اور تقویٰ پر زور دیتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر کوئی نظام دیانت اور تقویٰ پر مبنی ہے تو وہ اسلامی نظام ہو گا۔ اس لئے بہتر تو یہ ہو گا کہ ایک وسیع تر دائرے میں موجود ممالک کو جمع کر کے ایک ایسے اتحاد کی شکل دی جائے تو مشترکہ اقتصادی نظام چلائے۔ مسلمان ممالک کے مغربی ممالک سے ایسے گہرے اقتصادی تعلقات ہیں جن کو ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آپ نے فرمایا یہ ایک جذباتی سوال ہے۔ اس پر غور کے لئے تجربہ عقل اور شعور کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم پر عمل کریں اور اس کی روشنی میں اقتصادیات کو عمل میں لائیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض اور سوالات کے جواب عطا فرمائے۔

خدمت خلق

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اُس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت یوسف علیہ السلام میں کہتی ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اسے دنیا کی تمام نعمتیں دیں اور نیکی اور بدی دونوں کو کرنے کی طاقت دے کر عقل بھی دی ہے۔ تاکہ وہ اس سے کام لے کر شیطان کو جو بدی کے راستے پر لے جاتا ہے۔ بھگا دے۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی زندگی کے سب کام کرے۔ تاکہ اس کے تمام کام عبادت بن جائیں۔ تب وہ خدا تعالیٰ کا پیارا بندہ بن جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور بہت سے انعامات عطا فرماتا ہے۔ انسان جب بھی اپنی زندگی کے اس مقصد کو بھولتا ہے اللہ تعالیٰ ایک خاص بندہ اپنا پیغام پہنچانے اور انسان کو اس کی زندگی کا مقصد یاد دلانے اور دنیا میں صحیح طریق پر زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھانے اور نیکی پھیلانے کے لئے بھیجتا ہے جسے نبی کہتے ہیں۔

جب سے یہ دنیا بنی ہے۔ دنیا میں بہت سے نبی آئے ہیں آج ہم آپ کو خدا تعالیٰ کے ایک نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات بتائیں گے جو دو ہزار سال قبل مسیح یعنی آج سے چار ہزار سال پہلے تشریف لائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کا نام حضرت یعقوب علیہ السلام دادا کا نام حضرت اسحاقؑ اور پردادا کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام تھا۔ حضرت یوسفؑ بھی اپنے والد دادا اور پردادا کی طرف طرح بڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بنے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی اولاد اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتی رہے گی اور ظلم نہ کرے گی تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں نبی بناتا رہے گا۔ اور اسے برکت دے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب خدا کے دین پر پوری طرح عمل کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی دوسروں کو دعوت دی یعنی اپنی قوم کو تبلیغ کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے بڑے درجات عطا فرمائے۔ (اسلام سے پہلے سب انبیاء ایک خاص قوم اور خاص علاقے کی طرف بھیجے جاتے تھے)

آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے جو ان کی مختلف بیویوں لیاہ، بلہا، زلفہ، راخل سے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ روبن، شمعون، لاوی، یہودا، اشکار، زبلون، دان، نفتانی، جد، آشر، یوسفؑ، بن یامین۔ حضرت یوسف علیہ السلام بڑے خوبصورت اور حسین تھے۔ آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ملک فلسطین کے علاقہ کنعان کے رہنے والے تھے۔ ان کا ایک نام اسرائیل بھی تھا جس کے معنی ہیں خدا کا بہادر سپاہی۔ یہ نام خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کی نسل بنی اسرائیل یعنی اسرائیل کی اولاد کہلاتی ہے۔ خاندان کے افراد کھیتی باڑی کرتے تھے۔ اور مویشی بھی پالتے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ علاقہ وحی الٰہی سے منتخب کیا تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنی بیوی راخل سے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ تھیں بے حد محبت تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین کے پیدا ہونے کے بعد حضرت یوسفؑ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو سب سے زیادہ چاہتے تھے۔ کیونکہ بچپن ہی سے ان کی دماغی اور فطری استعدادیں دوسرے بھائیوں کے مقابلہ میں بہت نمایاں تھیں۔ وہ بہت ذہین فرمانبردار اور عبادت گذار تھے۔ حضرت یعقوبؑ کی حضرت یوسفؑ سے زیادہ پیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت یوسفؑ کو سچی خوابیں آتی تھیں۔ جو نبوت کا ایک حصہ ہوتی ہیں۔ حضرت یعقوبؑ خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور وحی الٰہی کے ذریعہ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ بڑا ہو کر یہ خدا کا نبی بنے گا۔ اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسفؑ کو اپنے سے جدا نہ کرتے تھے۔ مگر حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائیوں کو باپ بیٹا کی یہ محبت بہت ناپسند تھی۔ وہ ہر اس فکر میں لگے رہتے تھے کہ یا تو حضرت یعقوب کے دل سے اس محبت کو نکال دیں یا پھر حضرت یوسفؑ کو ہی اپنے راستے سے ہٹا دیں تاکہ والد کی پوری توجہ ہماری طرف ہو جائے۔

حضرت یوسفؑ کے بھائی تھے تو اچھے مگر شیطان کے بہکانے میں آ گئے اور حسد اور بغض جیسی برائیوں میں مبتلا ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کام کرنے والے ہم کمانے والے ہم مگر ابو حضرت یوسفؑ کو اور اس کے بھائی کو پیار کرتے ہیں۔ اور پھر جب حضرت یوسفؑ کو عظیم الشان مستقبل کے بارے میں خوابیں آتیں تو انہیں سخت غصہ آتا۔ ایک دن حضرت یوسفؑ نے جب کہ ان کی عمر گیارہ بارہ سال کی تھی ایک خواب دیکھی جو انہوں نے اپنے والد صاحب کو بتاتے ہوئے کہا "اے میرے ابو جان یقین مانئے میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو بھی رؤیا (یعنی خواب) میں اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

آپ کے والد صاحب خواب سن کر بہت خوش ہوئے لیکن ساتھ ہی بچے کو نصیحت کی کہ اپنی یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔ ورنہ وہ ضرور تمہارے متعلق کوئی مخالفانہ تدبیر کریں گے۔ اس سے پہلے حضرت یوسف نے کوئی خواب بھائیوں کو سنائی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو عظیم الشان ترقیات عطا فرمانے والا ہے ان کے سوتیلے بھائی پہلے ہی ان سے خوش نہ تھے۔ جیسا کہ بائبل میں لکھا ہے۔ "اس پہلے خواب کو سن کر اس کے بھائیوں نے اس سے کہا کہ کیا تو سچ مچ ہمارا بادشاہ ہو گا یا تو ہمارا حاکم ہو گا۔ اور انہوں نے اس کے خوابوں اور اس کی باتوں سے اس کا زیادہ کینہ پیدا کیا"

(پیدائش باب ۷ ۳-۸)

اس لئے حضرت یعقوب نے سوچا کہ یہ دوسرا خواب سن کر ان کے دل میں حسد پیدا ہو گا کہ یہ لڑکا بہت عظیم الشان انسان بننے والا ہے اور غصہ میں یہ نہیں سوچیں گے کہ خواب دیکھنا تو انسان کے اختیار میں نہیں اور صرف اسی وجہ سے کہ بڑا آدمی بننے کی خوشخبری اسے ملی ہے۔ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے اور ساتھ ہی ان کے والد صاحب نے فرمایا (اور جیسا کہ تو نے دیکھا ہے اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا۔ اور انہی باتوں کی حقیقت بیان کرنے کا علم تجھے بخشے گا۔ اور تجھ پر اپنا انعام نازل کرے گا۔ اور تیرا رب یقیناً بہت جاننے والا حکمت والا ہے۔

یعنی وہ بزرگی جس کا اس خواب میں وعدہ ہے آخر تجھے ملے گی۔ تیری یہ خواب سچی ہے۔ اس زمانے میں بادشاہوں کے درباروں میں ان کا استقبال سجدہ کر کے کیا جاتا تھا۔ اس لئے شاید حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے پہلی کسی خواب سے نتیجہ نکالا کہ اس طرح کی خوابیں بیان کر کے یہ ہمارا بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھی تھی اس میں سجدہ سے مراد یہ نہیں کہ وہ سچ مچ سجدہ کریں گے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ان کی اطاعت میں آ جائیں گے۔ ان کے تابع ہو جائیں گے ان کے حکم کے نیچے آ جائیں گے۔ زیر سایہ آ جائیں گے۔

لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا حسد بڑھتا گیا اور بجائے خوش ہونے کے کہ ہمارا اپنا ہی بھائی ہے اگر اس کو عزت ملی تو اس میں بھی ہماری ہی عزت ہے وہ شیطان کے پیچھے لگ گئے جو انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے کئی تجویزیں سوچی گئیں۔ بعض نے کہا کہ یوسفؑ کو قتل کر دو۔ کچھ نے کہا کہ اسے کسی اور ملک میں دور پھینک دو۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ ان کا جرم کسی پر ظاہر نہ ہو۔ ایک بھائی نے تجویز پیش کی کہ یوسفؑ کو مارا نہ جائے بلکہ باہر لے جا کر کسی ویران کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔ (ویران کنواں ایسے کنوئیں کو کہتے ہیں جو عرصہ سے خشک ہو۔ اس میں پانی نہ ہو) سب سوتیلے تھائیوں نے اس تجویز کو پسند کیا اور آپس میں فیصلہ کیا کہ یوسفؑ کو جنگل کے کسی ویران کنوئیں کی تہہ میں ڈال دیتے ہیں۔ کسی قافلے کا کوئی شخص اسے دیکھ کر اٹھا لے جائے گا۔ اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا اور ہمارے والد کی توجہ ہماری طرف ہو جائے گی بعد میں اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے نیک بن جائیں گے۔ ان کی اس بات سے کہ بعد میں "اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے نیک بن جائیں گے"۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب کی نیک صحبت میں رہتے ہوئی نیکی کا بیج ان میں موجود تھا۔ وہ خود اسے برا کام سمجھتے تھے۔ لیکن حسد کی آگ نے جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے انہیں عقل سے عاری کر دیا اور شیطان کے پیچھے لگ گئے۔ حالانکہ اگر انسان غور کرے تو زندگی کا کیا اعتبار ہے۔ موت آ جائے یا شیطان کے کہنے میں آ تا جائے اور برائی کی عادت پڑ جائے۔ تو پھر انسان کیسے توبہ کر سکتا ہے۔ اس شیطانی مشورہ کے بعد سب بھائی یوسفؑ کو باہر لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔ حضرت یعقوبؑ کو معلوم تھا کہ ان کے یہ بیٹے حضرت یوسفؑ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اس لئے وہ ان کا بہت دھیان رکھتے تھے۔

ایک دن سب بھائی جمع ہو کر حضرت یعقوبؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

تعلیم کی بہتری

یہ بات ناقابل تردید ہو گئی ہے کہ تعلیم کا معیار گر رہا ہے اس سلسلہ میں بارہا کمیٹیاں بنتی ہیں اور اس بات پر غور کرتی ہیں۔ اکثر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امتحانات کا نظام ناقص ہے اور تعلیم پر اس کا بہت برا اثر پڑ رہا ہے گزشتہ اتوار کے روز پنجاب کے وزیر تعلیم نے کہا کہ ان کی کوشش یہ ہے کہ امتحانات کے نظام کو بہتر بنایا جائے ایسی تمام باتیں جو اس نظام کی خرابی کا باعث ہیں انہیں جڑھ سے اکھیڑ پھینکا جائے آپ ثانوی تعلیم کے بورڈوں کے چیئرمینوں کے ایک اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ تعلیم کے معیار کا گرنا تعلیمی اداروں اور حکومت کے لئے 'تشویش کا باعث ہے' اور کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اس نظام کی خامیاں دور کردی جائیں محکمہ تعلیم اور حکومت کے لئے۔ یہ ایک چیلنج ہے امتحانات کے دوران تمام غلط طریق جو استعمال کئے جا رہے ہیں انہیں ختم کرنا ہمارا فرض ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ امتحانات کے دوران صرف ایسے اساتذہ کو نگران بنایا جائے گا۔ جن کی شہرت بے داغ ہو گی۔ ان نگران اساتذہ کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں پورا تحفظ دیا جائے گا۔ اس موقع پر جو رپورٹیں انہیں پیش کی گئیں جن کا تعلق امتحانات کے نتائج سے تھا انہوں نے ان کے متعلق بے چارگی کا اظہار کیا انہوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ ادارے اپنی طرف سے طلباء کو امتحان نہ دینے دیں اور انہیں مجبور کریں کہ وہ بطور پرائیویٹ امیدوار امتحان دیں انہوں نے کہا کہ اس طرح مجبور کرنے والے اساتذہ کے خلاف کارروائی کی جائے گی انہوں نے بورڈوں کے چیئرمینوں کو بھی متنبہ کیا کہ ان کا کام تسلی بخش ہونا چاہئے۔ اور کہا کہ جو تسلی بخش کارکردگی نہیں دکھائیں گے انہیں فارغ کر دیا جائے گا۔ وزیر موصوف نے جو کچھ کہا ہے اس سے یقیناً تعلیم کے معیار پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ان امور پر عمل کیا جائے۔

☆☆✪☆☆

پاک اسرائیل تعلقات

ڈیوس میں اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کا ملک پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی موجودہ حکومت اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دے رہی یعنی اس کی طرف سے کسی طرح کی حوصلہ افزائی نہیں ہو رہی۔ شمعون پیریز نے کہا کہ بارہ اسلامی ممالک سے ان کے تعلقات ہیں جن میں مصر اور ترکی بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے تعلقات کا چین کے ساتھ بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ تمام ممالک پاکستان کے دوست ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے بہت سے دوست ممالک نے اسرائیل کی طرف دشمنی کا رویہ ختم کر دیا ہے اگر پاکستان ان کی راہ پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہے تو ہم اسے کسی صورت میں بھی مجبور نہیں کرسکتے۔ انہوں نے مزید کہا البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے رویے میں کوئی منطق نہیں ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان اور اسرائیل میں کچھ خفیہ روابط آج سے تین سال قبل پیدا ہوئے تھے لیکن یہ روابط آگے نہ بڑھ سکے اور ان کا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلا۔ پیریز نے گزشتہ ایام پر غور کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور اسرائیل کے تعلقات ذوالفقار علی بھٹو کے زمانہ میں زیادہ خراب ہو گئے تھے کیونکہ پاکستانی لیڈر نے اسلامی بم کا نعرہ لگایا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے کھلم کھلا پی۔ ایل۔ او۔ اور شام کی حمایت کی تھی یہ ۱۹۷۳ء کا زمانہ تھا جب عرب اسرائیل جنگ ہوئی۔ ۱۹۷۴ء میں انہوں نے اسلامی کانفرنس منعقد کی تاکہ وہ اسلامی دنیا کو متحد کر کے اسرائیل کی مخالفت کریں۔ انہوں نے ایک واقعہ کا بھی ذکر کیا اور وہ یہ کہ بھٹو نے انور سادات کو ایک خط لکھا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب وہ قید میں موت کی کوٹھڑی میں تھے انہوں نے لکھا تھا کہ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ قابل مذمت ہے۔ بھٹو نے سادات کو بتایا تھا کہ انہوں نے یہ معاہدہ کر کے یا یوں کہئے کہ اسرائیل کے ساتھ ہاتھ ملا کر اچھا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب پی۔ ایل۔ او۔ اور اسرائیل آپس میں گفت و شنید کر رہے ہیں اور ایک اب معاہدہ جس سے پی ایل او کو محدود حق خود ارادیت مل جائے گا طے پانے والا ہے۔ معاہدہ تو طے پا چکا ہے لیکن اس کی تفاصیل کے متعلق مزید گفتگو ہو رہی ہے۔ شمعون نے کہا کہ فلسطین کا سوال آئندہ اتنی اہمیت کا حامل نہیں ہو گا جتنا پہلے تھا۔ جس کی وجہ سے اسرائیل کی مخالفت کی جاتی تھی۔ انہوں نے ایک دفعہ پھر اس بات کو دہرایا کہ ہم سفارتی تعلقات کیوں قائم نہیں کرسکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تاریخ سے بہت کچھ سیکھ لیا ہے اسی طرح بے نظیر بھٹو کو بھی تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ انہیں اپنی ان پالیسیوں کو بدل لینا چاہئے جو ان کے باپ نے تشکیل دی تھیں۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضیاء کے دور میں اسرائیل اور پاکستان کے تعلقات بہتر ہو گئے تھے۔ پاکستان نے افغانستان کے مجاہدین کی کھل کر حمایت کی تھی اور ہم نے بالواسطہ۔ یہ ساری باتیں انہوں نے ایک اخبار نویس سے کیں جن کا ذکر دی نیوز انٹرنیشنل میں کیا گیا ہے۔

☆☆✪☆☆

بقیہ صفحہ ۵

کہنے لگے۔ "آپ یوسفؑ کے متعلق ہم پر اعتماد کیوں نہیں کرتے حالانکہ ہم اس سے دلی خلوص رکھتے ہیں (یعنی دل سے پیار کرتے ہیں) کل اسے ہمارے ساتھ سیر کے لئے باہر بھیجئے۔ وہاں کھلا کھائے پیئے گا اور کھیلے گا۔ ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

حضرت یعقوب بھی خدا تعالیٰ کے نبی تھے ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں الہاماً بتا دیا کہ یہ اس قسم کا کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں اس لئے وہ اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کو سوتیلے بھائیوں کے ساتھ بھیجنا نہیں چاہتے تھے۔ اور اشارتاً ان کو بتا بھی دیا کہ شائد ان کو ہی خیال آ جائے۔ اور اپنے اس ظلم کے ارادہ سے باز آ جائیں۔ انہوں نے کہا تمہارا اسے اپنے ساتھ لے جانا مجھے فکر مند کرتا ہے اور میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ ایسی حالت میں کہ تم اس سے غافل ہو اسے کوئی بھیڑیا ہی نہ آ کر کھا جائے۔ ان کے بیٹوں نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ایک مضبوط جماعت کی طرح بڑے بڑے اور اتنے سارے ہیں۔ پھر بھی اگر ہم اس کی حفاظت نہ کرسکیں اور اسے بھیڑیا کھا جائے تو یہ تو ہمارے لئے افسوس کا مقام ہو گا۔ بہرحال وہ اصرار کر کے حضرت یوسفؑ کو اپنے ساتھ لے گئے اور اپنے منصوبے کے مطابق انہیں ایسے کنوئیں میں ڈال دیا جس میں پانی نہیں تھا۔ عرصہ سے خشک تھا۔ اور اس طرح اپنا ارادہ پورا کیا۔ ۔

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ ہر تکلیف کے وقت خدا تعالیٰ ہی ان کی مدد کرتا ہے۔ جب یوسفؑ کو ان کے بھائی کنوئیں میں ڈال کر چلے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نیک بندے یوسفؑ کا ساتھ نہ چھوڑا اور وحی کے ذریعے بشارت دی کہ تو محفوظ رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تجھے اس بلا سے بچا کر ترقی دے گا۔ اور ایک ایسا وقت آئے گا۔ کہ تو انہیں ان کے اس کام سے آگاہ کرے گا۔ اور اس وقت وہ یہ بات نہیں سمجھتے۔ ان دنوں حضرت یوسفؑ کے بھائی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ اس قدر ترقی کر جائیں گے ان کو پتہ نہیں تھا کہ وہ ایسا برا سلوک کس کے ساتھ کر رہے ہیں۔ وہ تو اپنی طرف سے انہیں اپنے راستے سے ہٹا رہے تھے۔ بہرحال عشاء کے وقت وہ سب بھائی روتے ہوئے اپنے والد محترم کے پاس آئے اور کہا ابو جان یقین مانئے ہم جا کر کھیلنے اور مقابلہ کر کے دوڑنے لگے اور یوسفؑ کو ہم اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تو خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسے ایک بھیڑیا کھا گیا۔ اور یہ تو ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات درست نہیں مانیں گے۔ چاہے ہم اس میں بالکل سچے ہی کیوں نہ ہوں۔

یقین دلانے کے لئے وہ حضرت یوسفؑ کے کرتے پر جھوٹا خون لگا لائے۔ حضرت یعقوبؑ نے کرتا دیکھا تو اس پر خون لگا ہوا تھا۔ لیکن کسی جگہ سے پھٹا ہوا نہیں تھا۔ آپ سمجھ گئے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ نے نہ جھڑکیاں دیں نہ برا بھلا کہا اور نہ نفرت کا اظہار کیا۔ بلکہ پیغمبرانہ علم فراست سے بتا دیا کہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے کسی بات کو خوبصورت کر کے دکھلایا ہے جسے تم کر گذرے ہو۔ اب اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لئے مناسب ہے۔ اور جو بات تم بیان کرتے ہو اللہ تعالیٰ ہی سے اس کے حل کے لئے مدد مانگی جاسکتی ہے۔ یعنی شیطان نے تمہیں گمراہ کر دیا ہے۔ اور اس نے کسی برے کام کو تمہیں اتنا خوبصورت کر کے دکھایا کہ تم نے اسے آسان سمجھنا شروع کر دیا یعنی بھائی کو نقصان پہنچانا تمہارے لئے آسان ہو گیا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اب میں اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگوں گا کہ وہ ہی مجھے صحیح بات بتائے گا۔ تم تو غلط پر اصرار کر رہے ہو کہ وہ سچی بات ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۸۴ میں زاہد شاکر ولد چوہدری کرم دین اکرم قوم چوہدری پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۴۶۔ اے نیو چوبرجی پارک لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۳۔۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ گھریلو سامان ٹی۔ وی۔ فریج۔ فرنیچر وغیرہ مالیتی ۳۰۰۰۰ روپے ۲۔ نقد رقم ۱۰۰۰۰ روپے ۳۔ طلائی زیورات ۱۔ تولہ ۳۵۰۰ روپے کل رقم جائیداد منقولہ ۴۳۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰۰ روپے سالانہ بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زاہد شاکر ولد چوہدری کرم دین اکرم ۱۴۶۔ اے نیو چوبرجی پارک لاہور گواہ شد نمبر ۱ ارشد خالد ولد سردار احمد نیو چوبرجی پارک لاہور گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد ولد فضل دین لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۳۸۵ میں محمد الیاس خان ولد محمد ابراہیم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ساڑھے بیالیس سال بیعت ۹۳۔۴۔۱۶ ساکن ٹاؤن شپ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۴۔۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ مکان نمبر ۵ بلاک نمبر ۱۴۔ بی ون ٹاؤن شپ لاہور مالیتی ۱۶۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ کار مالیتی ۲۵۰۰۰۰ روپے ۳۔ مشینری و کاروباری سامان ۱۵۰۰۰۰ روپے ۴۔ سرمایہ کاروبار ۱۵۰۰۰۰ روپے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد الیاس خان ولد محمد ابراہیم خان مکان نمبر ۵ بلاک نمبر ۱۴ بی ون ٹاؤن شپ لاہور۔
گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود بھٹی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۲ شمس الدین ٹاؤن شپ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۳۸۶ میں حفصہ الیاس خان زوجہ محمد الیاس خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۴۔۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی تقریباً سوا اٹھائیس تولے مالیتی ۹۵۵۰۰ روپے ۲۔ ایک جوڑی بالیاں ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۱۵۰۰ روپے ۲۔ ایک عدد انگوٹھی ڈائمنڈ وزن تقریباً ایک تولہ سے کم ہے مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے ۳۔ ایک عدد سیٹ چاندی (ہار کانٹے انگوٹھی) وزنی ۳ تولے مالیتی ۷۰۰ روپے ۴۔ ایک عدد سیٹ چاندی (ہار کانٹے انگوٹھی) وزنی ساڑھے تین تولے مالیتی ۸۰۰ روپے ۵۔ سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰۰ روپے ۶۔ حق مہر ۵۰۰۰ روپے کل میزان جائیداد منقولہ مالیتی ۱۲۵۵۰۰ روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حفصہ الیاس خان زوجہ محمد الیاس مکان نمبر ۵ بلاک نمبر ۱۴ بی ون ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود بھٹی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۲ شمس الدین ٹاؤن شپ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۳۸۷ میں ممتاز احمد ولد نور احمد قوم راجپوت پیشہ تدریس عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۸۔۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ممتاز احمد ولد نور احمد مکان نمبر ۷ اگلی نمبر ۱۰ اسی میمی سٹریٹ شالامار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ جلال دین وصیت نمبر ۲۳۶۰۳ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمد انور وصیت نمبر ۱۷۶۹۶ لاہور۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب کے بڑے بھائی مکرم ناصر محمود خان ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر میڈیکل C.M.H لاہور میں گلے کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ بیماری کا حملہ بہت شدید ہے۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب محمود جیولرز ربوہ قریباً ایک ماہ سے درد (شیاٹیکا) کے باعث علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء عطاء فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱

کیا اور نمایاں جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ علاقے میں بڑے معروف تھے ان کی جان بچانے کے لئے غیر احمدی افراد نے بھی خون کی دو بوتلیں دیں۔ مکرم رانا ریاض صاحب گولی لگنے کے فوراً بعد ہی بے ہوش ہوگئے تھے اور اسی بے ہوشی کے عالم میں انتقال کر گئے۔ مکرم رانا ریاض احمد صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ اور مکرم رانا خالد مبشر صاحب مربی ماسکو کے آپ پھوپھا تھے۔ اسی طرح آپ محلہ باب الابواب کے مکرم رانا عبدالغفور صاحب کے بہنوئی تھے۔ احباب کرام سے آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

خون بہائے گا۔ حالانکہ آدم اگر خداتعالیٰ کا نبی تھا۔ تو اس نے وہی کچھ کرنا تھا جو خداتعالیٰ اسے حکم دیتا۔ اس کے خلاف عمل وہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔

اس آیت کے معنے کرتے ہوئے یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ بادی النظر میں اس سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ جس فعل کو فرشتے عجیب خیال کرتے ہیں وہ خود آدم کا فعل ہے نہ کسی دوسرے شخص کا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ کیا تو اس دنیا میں ایسے وجود کو پیدا کرنے لگا ہے جو فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ اور دوسرا امر الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فساد اور خونریزی خود خلافت کے مفہوم سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ کہ جس فساد کی طرف فرشتے اشارہ کرتے ہیں وہ کوئی ایسا فعل ہے جو خلیفہ بنانے کی اغراض میں شامل ہے۔ گویا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے الفاظ سے ہی یہ معلوم ہوا ہے کہ خداتعالیٰ آدم سے کوئی ایسا کام کروائے گا جو بظاہر فساد اور سفک دم نظر آتا ہے۔ جس پر وہ تعجب کرتے ہیں کہ خدا کا خلیفہ اور فساد اور سفک دم کا مرتکب یہ کیسی عجیب بات ہے۔ سوال کے ان پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر دیکھو تو آدم کا جو مقام میں نے ظاہر کیا ہے اس کے ساتھ اس سوال کو پوری طرح تطبیق حاصل ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ آدم جس کا ذکر سورہ بقرہ میں ہے نسل انسانی کا پہلا باپ نہیں بلکہ شریعت کے ادوار کے پہلے دور کا موسس ہے۔ اب جیسا کہ قرآن سے استنباط کرکے میں نے بتایا ہے وہ دَور 'دَور تمدن تھا۔ یعنی اس دور میں پہلی دفعہ تمدن کو دنیا سے روشناس کرایا گیا تھا۔ آدم سے پہلے انسان تمدن اور نظام کا جوا اپنی گردن پر اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اس وقت چونکہ انسان میں یہ قابلیت پیدا ہوگئی اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے اصلح وجود کو نبوت کا مقام دے کر دور تمدن کا بانی بنایا۔ اس کے اجرا کا حکم دیا اسی دور میں عورت اور مرد میں زوجیت کے اصول پر رشتہ اتحاد کا رواج ڈالا گیا ورنہ جیسا کہ ظاہر ہے چونکہ اس سے پہلے انسان میں تمدنی قواعد کی اطاعت کا مادہ نہ تھا۔ اس وقت تک ازدواج کے متعلق کوئی اصول مقرر نہ تھے۔

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج • گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۴۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵

مبارک صد مبارک
۱۲ گھنٹے نشریات مبارک ہوں
۸ مکمل ڈش اینٹینا مع امپورٹڈ ریسیور ۹۵۰۰/-
۸ مکمل ڈش انٹینا مع پاکستانی ریسیور ۶۵۰۰/-
نیز ہر سائز کی ڈشیں ہول سیل میں دستیاب ہیں
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: دفتر ۳۰۸۰۶ رہائش: ۶۸۰۳۷۳

خبریں

ربوہ: 9 - فروری- 1994ء
دھوپ نکلی ہے۔ سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر اور سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف نے پارلیمنٹ کا مشترکہ سیشن بلانے کے لئے اپروچ نہیں کیا میں نے صدر کو لکھے گئے خط کی خبر اخبارات میں ضرور پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خانہ جنگی کی دھمکیاں دینے والے میری حکومت ختم نہیں کر سکتے۔ ہم نے طبل جنگ بجایا ہے نہ اس کی ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وفاقی حکومت وزیر اعلیٰ سرحد کے خلاف تحریک عدم اعتماد میں ملوث نہیں۔ لیکن ملک اور جمہوری اداروں کو غیر مستحکم کرنے والے عوامی غیظ و غضب کا سامنا نہیں کر سکیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر مخدوم سید فیصل صالح حیات نے منگل کو صدر فاروق لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے دوران استعفیٰ پیش کر دیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو بھی موجود تھے۔ فیصل صالح حیات کو پنجاب کا گورنر بننے کی پیش کش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ لیکن ان کو وفاق میں اہم وزارت ملنے کا امکان ہے معلوم ہوا ہے کہ کسی اور کو مشیر اعلیٰ مقرر نہیں کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خود کفالت قومی دفاع کی کنجی ہے۔ جہاں تک دفاعی ٹیکنالوجی کا تعلق ہے عوامی حکومت دوسروں پر انحصار کی بیساکھیوں کو توڑنے کا عزم لے کر آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کا فیصلہ ہے کہ جس قوم نے اپنے دفاع کے لئے دوسروں پر انحصار کیا وہ زوال کا شکار ہو گئی۔ دوسروں پر دفاعی انحصار کی وجہ سے دو جنگوں میں ہم نے بھاری قیمت ادا کی ہے۔ یہ باتیں انہوں نے کامرہ کمپلکس میں ایف ۷ طیاروں کی رول آؤٹ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں فوری اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۲۵۰ سے لے کر ۴۵۰ روپے ماہوار تنخواہ بڑھے گی۔ گریڈ ۱۶ تک کے ملازمین کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ ملازمین کو فوری ریلیف بھی دیا جائے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق لغاری نے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کے لئے قائد حزب اختلاف کی طرف سے انہیں لکھے گئے خط پر وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر سے قانونی مشورہ طلب کر لیا ہے۔

○ اپوزیشن سے مصالحت کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت نے وفاقی وزیر غلام مصطفیٰ کھر کے ذریعہ میاں محمد نواز شریف لیڈر آف دی اپوزیشن کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے میاں نواز شریف سے مسئلہ کشمیر اور کالا باغ ڈیم سمیت متعدد اہم معاملات پر طویل بات چیت کی۔ میاں محمد نواز شریف نے یہ پیغام ملنے کے بعد قریبی ساتھیوں سے مشورے شروع کر دیئے ہیں۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں صوبہ سرحد میں پیدا شدہ سیاسی صورت حال پر بھی اچھے اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا کہ وہ میاں نواز شریف کا جواب وزیر اعظم تک پہنچانے سے پہلے مزید تفصیل نہیں بتا سکتے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ حکومت امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے والے کسی بھی بااثر شخص کو معاف نہیں کرے گی۔ لیکن چوہدری نثار علی خان ایم۔ این۔ اے کے اس دعویٰ کے بعد کہ ان کے پاس ایسے ۷۰ بااثر افراد کی ایک ایسی فہرست موجود ہے جو امن و امان کی راہ میں رکاوٹ ہیں وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ قانون سے بالاتر کوئی نہیں اگر یہ فہرست مصدقہ ہوئی تو پھر اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

○ رمضان المبارک کے مہینہ میں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی خصوصی ہدایت پر یوٹیلیٹی سٹورز پر اشیائے صرف کی چیزیں بازار سے کم قیمت پر فروخت کی جائیں گی۔ چاول دالیں بیسن شربت اچار دودھ مصالحہ جات وغیرہ کی قیمتوں میں ۱۰ فیصد اور چینی اور چائے کی قیمت میں ۵ فیصد کمی کی جائے گی۔ یہ بات وفاقی وزیر پیداوار بریگیڈیر ریٹائرڈ محمد اصغر نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔

○ ایک سو نمائندوں پر مشتمل ایک مصالحتی جرگے نے افغان صدر پروفیسر برہان الدین ربانی اور انجنیئر احمد شاہ مسعود کے ساتھ کامیاب مذاکرات کئے ہیں۔ اور پانچ روز کے مذاکرات کے بعد اب یہ جرگہ حکمت یار سے مذاکرات کرے گا۔ اس پیش رفت کے بعد امید کی جاتی ہے کہ کابل میں امن کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ اگرچہ اس وقت کابل میں لڑائی بدستور شدت سے جاری ہے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر میری پہلی ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ واپڈا میں ابھی کرپشن بہت ہو چکی ہے لیکن اب مزید کرپشن نہیں ہونے دی جائے گی۔ ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ واپڈا کے اعلیٰ حکام کو کام کرنا پڑے گا یا دوسروں کے لئے جگہ خالی کرنا پڑے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ وزیر خود کرپٹ نہ ہو تو سیکرٹری اور دیگر اعلیٰ افسروں کو بھی بد عنوانیاں نہیں کرنے دیتا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے امریکی سفیر جان۔ سی مونجو سے ۲ گھنٹے کی طویل ملاقات کی۔ ان کی حکومت کے خاتمے کے بعد ان کی یہ امریکی سفیر سے پہلی باضابطہ ملاقات تھی ملاقات کے بعد جب صحافیوں نے مونجو سے اس ملاقات کی تفاصیل جاننا چاہیں تو انہوں نے کہا کہ ملاقات دلچسپ تھی مگر آپ کے لئے کوئی خبر نہیں ہے۔

○ ہزارہ ڈویژن سے سرحد اسمبلی کے ۳۔ ارکان اسمبلی قاسم شاہ بابر نسیم اور شمروز خان نے سرحد حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کی حمایت میں ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا یہ آئینی اور جمہوری طریقہ کار ہے۔ جس کے ذریعے اسمبلی کے اندر پرامن تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

○ گورنر سرحد نے کہا ہے کہ صوبہ میں امن و امان کی صورت حال ٹھیک ہے۔ کسی رکن اسمبلی کو اغوا نہیں کیا گیا نہ ہی کسی کو یرغمال بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تحریک عدم اعتماد کے نتائج پر تبصرہ نہیں کریں گے۔

○ جنوبی افریقہ میں آئینی تصفیے پر مذاکرات پھر تعطل کا شکار ہو گئے ہیں۔ فریڈم الائنس نے نئے مطالبات پیش کئے ہیں ایک ہفتہ کے اندر مزید مذاکرات ہوں گے۔ مذاکرات حکومت' افریقی نیشنل کانگریس اور فریڈم الائنس کے درمیان ہو رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

روانہ ہوا۔ اور مغرب کی نماز کے وقت بیت المبارک ربوہ پہنچا۔ یہاں مغرب کے فرضوں کی ادائیگی کے بعد نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھائی۔ اہل ربوہ کے علاوہ سرگودھا فیصل آباد اور قرب و جوار کے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جنازہ میں شامل تھی۔ لاہور کے احباب تو بڑی تعداد میں جنازہ کے ساتھ ہی آئے تھے۔ اس کے بعد جنازہ قبرستان نمبر ۱ لے جایا گیا جہاں پر تدفین عمل میں آئی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے احمدیت کی خاطر جان قربان کرنے والے اس نوجوان احمد نصر اللہ کے درجات بلند سے بلند تر کرے۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ
(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۵۹ ۲۱۹